قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا قُدْسِيًا

اربعینِ احادیثِ قدسیہ

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ:
نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

31
سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا
حديثا قدسيا

اربعینِ احادیثِ قُدسیہ

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ احادیثِ قُدسیہ

تالیف: ابو حمزہ عبدُالخالق صدیّقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرستِ مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾ ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری ومسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ۔۔۔ الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّىْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“ (1)

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) (2)

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

(1) معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

(2) سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''❶

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔'' ❷

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

❶ شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

❷ شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔))❶

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

❶ العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَرْبَـعُوْنَ حَدِیْثًا قُدْسِیًّا" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَمَّا بَعْدُ!

توحید کی عظمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝﴾ (النور: 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(وہ یہ کام کرتے ہیں) تاکہ اللہ انھیں ان کے اعمال کی بہترین جزا دے اور انھیں اپنے فضل سے زیادہ دے اور اللہ جسے چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔''

حدیث: 1

((عَنْ اَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيدُ، وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَآؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا، اَوْ اَغْفِرُ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَمَنْ اَتَانِي يَمْشِي، اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً، وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا، لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.)) [1]

''سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الذكر والدعاء......، رقم الحديث: 2687.

عزوجل فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی کرے اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور (بعض کو) میں اس سے بھی زیادہ دوں گا۔ اور جو شخص ایک برائی (گناہ) کرے تو برائی کا بدلہ اسی کی مثل (برابر) ہوگا (زیادہ نہیں) یا میں (وہ برائی بھی بعض کے لیے) معاف کردوں گا۔ اور جو شخص مجھ سے (نیکیوں کے ذریعے) ایک بالشت قریب ہوتا ہے۔ میں اس سے (اپنی شان کے لائق) ایک ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں۔ اور جو شخص مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں۔ اور جو شخص میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ اور جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ اس نے زمین بھر گناہ کیے ہوں، جبکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو (اہل توحید میں سے ہو) تو میں اس سے اسی قدر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔''

شرک سے اجتناب ضروری ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰۤى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝۴۸ ﴾ (النساء: 48)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ (یہ گناہ) نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور وہ اس کے علاوہ جسے چاہے بخش دیتا ہے۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اس نے جھوٹ گھڑا اور بڑے گناہ کا کام کیا۔''

حدیث: 2

((وَعَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ

مِـنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ: أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي .)) [1]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس جہنمی سے جسے سب سے کم عذاب ہوگا، ارشاد فرمائے گا: اگر دنیا کی تمام چیزیں تیری ہوں تو کیا تو اس عذاب سے بچنے کے لیے وہ (تمام چیزیں) فدیہ کردے گا؟ وہ کہے گا: ہاں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جب تو پشت آدم میں تھا تو میں نے تجھ سے اس سے بہت کم طلب کیا تھا۔ (وہ یہ تھا) کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرانا مگر تو نے شرک ہی کو اختیار کیا۔''

ریاءکاری کی مذمت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝﴾ (الماعون: 4، 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔''

حدیث: 3

((وَعَـنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَـالَ اللّٰهُ تَبَـارَكَ وَتَـعَالٰى: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي ، تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ .)) [2]

[1] صـحيـح البـخاري ، كتاب الرقاق ، باب صفة الجنة والنار ، رقم الحديث : 6557، صـحيـح مسلم ، كتاب صفات المنافقين ، باب طلب الكافر الفداء بملء الأرض ذهبا ، رقم الحديث :2805 .

[2] صحيح مسلم ، كتاب الزهد ، باب تحريم الرياء ، رقم الحديث :2985 .

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: میں دوسرے تمام شریکوں کے مقابلے میں شراکت اور حصہ داری سے سب سے زیادہ مستغنی اور بے نیاز ہوں۔ جو کوئی عمل کرے جس میں اس نے میرے ساتھ میرے غیر کو بھی شریک کیا ہو (ریا کاری کی ہو) میں اسے اس کی حصہ داری والے عمل سمیت چھوڑ دیتا ہوں۔''

حدیث: 4

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ یَقُولُ: اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهِ، رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا . قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِیكَ حَتّٰی اسْتُشْهِدْتُ قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُقَالَ جَرِیءٌ، فَقَدْ قِیلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ، فَأُتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا . قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَاْتُ فِیكَ الْقُرْآنَ . قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ عَالِمٌ، وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِیُقَالَ هُوَ قَارِیءٌ، فَقَدْ قِیلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ، فَسُحِبَ عَلٰی وَجْهِهٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَأُتِیَ بِهٖ، فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِیهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِیلٍ تُحِبُّ اَنْ یُنْفَقَ فِیهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِیهَا لَكَ، قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِیُقَالَ: هُوَ جَوَادٌ، فَقَدْ قِیلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ

فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: بے شک قیامت کے دن تمام لوگوں سے پہلے جس شخص کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا وہ آدمی ہے جو شہید (قتل) کیا گیا تھا، اسے (اللہ کے حضور) پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا (کہ میں نے تجھے فلاں فلاں نعمتوں سے نوازا تھا۔) وہ انھیں پہچان لے گا (اقرار کرلے گا۔) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تو نے ان کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے راستے میں لڑائی کی یہاں تک کہ میں شہید کردیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا۔ تو تو اس لیے لڑا تھا کہ تجھے جری اور بہادر کہا جائے، لہٰذا تجھے بہادر کہہ دیا گیا ہے (تجھے یہ صلہ مل گیا ہے) پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا، چنانچہ اسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا، یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ دوسرا وہ شخص ہے جس نے دین کا علم حاصل کیا، اسے دوسروں کو سکھایا اور قرآن پڑھا، چنانچہ اسے پیش کیا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا، وہ انھیں پہچان (کر اقرار کر) لے گا۔ اللہ تعالیٰ پوچھے گا: تو نے ان نعمتوں کے سبب (اور ان کے بدلے میں) کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم سیکھا اور دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن پڑھتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا۔ تو نے علم اس لیے حاصل کیا تھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ تجھے قاری کہا جائے، سو بلاشبہ تجھے دنیا میں ایسا کہہ لیا گیا ہے۔ پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا تو اسے چہرے

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار، رقم الحديث :1905.

کے بل گھسیٹا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور تیسرا وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے کشادگی اور فراخی عطا فرمائی تھی اور اسے ہر قسم کے اموال سے نوازا تھا۔ اسے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد کرائے گا۔ وہ انھیں پہچان (کر اقرار کر) لے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کی وجہ سے (اور ان کے بدلے میں) کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا جس میں خرچ کیے جانے کو تو پسند کرتا ہو، مگر میں نے اس میں تیری رضا کے لیے خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ بولا۔ بلکہ تو نے تو یہ اس لیے کیا تھا کہ کہا جائے کہ وہ بڑا سخی ہے، چنانچہ یہ کہہ لیا گیا ہے۔ پھر اس کے متعلق حکم صادر کیا جائے گا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا، پھر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ يَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ ﴾ (النساء: 175)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر جو لوگ اللہ پر ایمان لے آئے اور اس (کے دین) کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو وہ ضرور انھیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا، اور انھیں اپنی طرف (پہنچنے کے لیے) سیدھا راستہ دکھائے گا۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي.)) [1]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في قول اللّٰه......، رقم الحديث: 3194، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة اللّٰه تعالٰى......، رقم الحديث: 2751.

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔''

نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝۱۶۰﴾ (الانعام: 160)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص (وہاں) ایک نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے دس گنا (ثواب) ہوگا، اور جو شخص ایک برائی لے کر آئے گا تو اسے بس اس کے برابر ہی سزا دی جائے گی۔ اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

حدیث: 6

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ، حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: جب میرا کوئی بندہ برائی (اور گناہ) کرنے کا

---

[1] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: ﴿يريدون ان يبدلوا كلم الله﴾، رقم الحديث: 7501، صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب إذا هم العبد بحسنة......، رقم الحديث: 128.

ارادہ کرے تو اسے اس کے خلاف اس وقت تک نہ لکھو جب تک کہ وہ اس سے سرزد نہ ہو۔ اگر اس وہ اس برائی کا ارتکاب کرلے تو اسے ایک (گناہ) ہی لکھو۔ اور اگر اس نے اسے میری خاطر چھوڑ دیا تو اسے اس کے لیے ایک نیکی لکھو۔ اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے لیکن اسے نہ کر سکے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو، پھر اگر وہ وہ نیکی کرلے تو وہ اس کے لیے دس سے سات سو گنا تک لکھو۔''

اللہ تعالیٰ کی مغفرت کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾﴾ (نوح: 10 تا 12)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگ لو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر بہت برستی ہوئی بارش اتارے گا۔ اور وہ مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمھاری مدد کرے گا اور تمھیں باغات عطا کرے گا اور تمھارے لیے نہریں جاری کردے گا۔ ''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾﴾

(الزمر: 53)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: '' کہہ دے اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بے شک اللہ سب کے سب گناہ بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی تو بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''

حدیث: 7

((وَعَنْ جُنْدَبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ: اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ، فَاِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ، وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ.)) [1]

''اور سیّدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے یہ کہا کہ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو مجھ پر اس بات کی قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں شخص کی مغفرت نہیں کروں گا؟ بے شک میں نے اس کی مغفرت کردی اور تیرے اعمال برباد کردیے۔''

خشیتِ الٰہی کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾﴾ (الرحمٰن: 46)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، دو باغ ہیں۔''

حدیث: 8

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَا سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالَ ـ كَلِمَةً: يَعْنِي ـ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْوَفَاةُ قَالَ لِبَنِيهِ: أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ؟

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب النهي عن تقنيط الإنسان من رحمة الله تعالى، رقم الحديث: 2621.

قَالُوا: خَيْرَ أَبٍ . قَالَ: فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ ـ أَوْ لَمْ يَبْتَئِزْ ـ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا ، وَإِنْ يَقْدِرِ اللّٰهُ عَلَيْهِ يُعَذِّبْهُ ، فَانْظُرُوا إِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي ـ أَوْ قَالَ : فَاسْحَكُونِي ـ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ رِيحٍ عَاصِفٍ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ وَرَبِّي! فَفَعَلُوا ، ثُمَّ أَذْرَوْهُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُنْ ، فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ قَائِمٌ ، قَالَ اللّٰهُ: أَيْ عَبْدِي! مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ ـ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ ـ قَالَ: فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ عِنْدَهَا . وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا .)) [1]

’’اور سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے گزشتہ زمانے کے لوگوں میں سے ایک شخص کا تذکرہ کیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے اسے مال اور اولاد سے نوازا تھا، جب (اس کی) موت کا وقت آ گیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں تمھارا کیسا باپ تھا؟ انھوں نے کہا کہ آپ بہترین باپ تھے۔ اس نے کہا: میں نے اللہ کے ہاں کوئی نیکی نہیں بھیجی (کوئی اچھا کام نہیں کیا) اور اگر اللہ کا مجھ پر بس چل گیا تو مجھے عذاب دے گا، اس لیے خیال رکھنا کہ جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا، یہاں تک کہ جب میں کوئلہ ہو جاؤں تو مجھے پیس لینا اور پھر جب تیز آندھی والا دن ہو تو اس روز مجھے ہوا میں اڑا دینا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے رب کی قسم! اس

---

[1] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب قول اللّٰه تعالٰي……، رقم الحديث : 7508، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة اللّٰه تعالٰى وأنها تغلب غضبه، رقم الحديث :2757.

شخص نے ان سے اس بات پر عہد و پیمان لے لیا، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا (اسے جلا دیا) اور پھر تیز آندھی والے دن اس کی راکھ ہوا میں اڑا دی، اللہ تعالیٰ نے (راکھ کو) حکم دیا کہ حاضر ہو جا تو وہ مکمل انسان بن کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ نے پوچھا: میرے بندے! تو نے جو کچھ کیا اس پر تجھے کس چیز نے ابھارا؟ اس نے کہا: تیرے خوف اور ڈر نے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے یہ سن کر اس پر رحم فرما دیا، یا یہ فرمایا: اس کے ساتھ اسی (رحم) کا برتاؤ کیا۔"

اللہ تعالیٰ آخرت میں اہل ایمان کے گناہوں پر پردہ ڈالے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝﴾ (الحشر: 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور (ان کے لیے) جو لوگ ان کے بعد آئے، وہ دعائیں کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جنھوں نے ایمان لانے میں ہم سے پہل کی اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں کے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے، اے ہمارے رب! یقیناً تو بے حد شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔"

حدیث 9:

((وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ، فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّجْوَى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ، فَيَقُولُ:

أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، أَيْ رَبِّ! حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: ﴿هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ (هود:18))) [1]

''اور سیّدنا صفوان بن محرز مازنی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا کہ اچانک ایک شخص سامنے آیا اور پوچھا: (قیامت کے دن اللہ اور بندے کے درمیان ہونے والی) خفیہ گفتگو کے بارے میں آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کرے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپا لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا تجھے فلاں گناہ یاد ہے؟ وہ مومن کہے گا: ہاں، اے میرے پروردگار۔ آخر جب اللہ اس سے اس کے گناہ کا اقرار کروا لے گا اور بندے کو یہ احساس ہوجائے گا کہ اب اس کی ہلاکت یقینی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج بھی میں تجھے بخشتا ہوں۔ چنانچہ اسے اس کی نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق ان پر گواہ (ملائکہ، انبیاء اور تمام جن وانس) کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ باندھا تھا۔ خبردار! ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہوگی۔''

---

[1] صحيح البخاري، كتاب المظالم، باب قول الله تعالىٰ: ﴿الا لعنة الله على الظلمين﴾، رقم الحديث: 2441، صحيح مسلم، كتاب التوبة، باب في سعة رحمة الله تعالى على المؤمنين، رقم الحديث: 2768.

تکبر اللہ کو ناپسند ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝١٨﴾ (لقمان: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور لوگوں کے لیے اپنا رخسار ٹیڑھا نہ رکھ اور زمین میں اکڑ کر نہ چل، بے شک اللہ کسی اکڑنے والے، فخر کرنے والے سے محبت نہیں کرتا۔''

حدیث: 10

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہما قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: بڑائی میری چادر اور عزت (قوت و طاقت اور غلبہ) میرا پہناوا ہے۔ جو شخص ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز بھی مجھ سے چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے آگ میں ڈالوں گا۔''

اللہ عزوجل کی ناقدری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝﴾

(الحج: 74)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب تحريم الكبر، رقم الحديث: 2620، سنن أبي داود، كتاب اللباس، باب ما جاء في الكبر، رقم الحديث: 4090۔ سنن ابن ماجه، أبواب الزهد، باب البراءة من الكبر والتواضع، رقم الحديث: 4174.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انھوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جو اس کی قدر کا حق تھا۔ بے شک اللہ یقیناً بہت قوت والا ہے، سب پر غالب ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝۹۴ ﴾

(الانعام: 94)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ یقیناً تم ہمارے پاس اکیلے آئے ہو، جیسے ہم نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا تھا اور اپنی پیٹھوں کے پیچھے چھوڑ آئے ہو جو کچھ ہم نے تمھیں دیا تھا اور ہم تمھارے ساتھ تمھارے وہ سفارش کرنے والے نہیں دیکھتے جنھیں تم نے گمان کیا تھا کہ بے شک وہ تم میں حصے دار ہیں۔ بلا شبہ یقیناً تمھارا آپس کا رشتہ کٹ گیا اور تم سے گم ہو گیا، جو کچھ تم گمان کیا کرتے تھے۔''

حدیث: 11

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي، وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ: اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَأَنَا الْأَحَدُ الصَّمَدُ، لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفْئًا أَحَدٌ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم نے مجھے جھٹلایا، حالانکہ اسے یہ حق حاصل نہیں تھا۔ اس

[1] صحيح البخاري، كتاب التفسير، [باب]، رقم الحديث: 4974.

نے مجھے گالی دی، حالانکہ یہ اس کے لیے جائز نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے جس طرح مجھے پہلی مرتبہ پیدا کیا ہے دوبارہ اس طرح ہرگز زندہ نہیں کرے گا، حالانکہ پہلی بار پیدا کرنا میرے لیے دوبارہ زندہ کرنے سے زیادہ آسان نہیں (بلکہ دونوں برابر ہیں) اور اس کا مجھے گالی دینا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ نے اپنے لیے اولاد بنائی ہے، حالانکہ میں یکتا و بے نیاز ہوں، نہ میں نے کسی کو جنم دیا ہے، نہ میں کسی سے پیدا ہوا ہوں اور نہ میرا کوئی ہم سر ہی ہے۔''

اللہ تعالیٰ اہل جنت سے ہم کلام ہو گا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا﴾ (النساء: 164)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ نے موسیٰ سے (خاص طور پر) کلام کیا۔''

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ﷛ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ! وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ؟ فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُونَ: يَا رَبِّ! وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.)) [1]

''اور سیدنا ابوسعید خدری ﷛ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

---

[1] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع أهل الجنة، رقم الحديث: 7518، صحيح مسلم، كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب إحلال الرضوان على أهل الجنة......، رقم الحديث: 2829.

فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اہل جنت کو مخاطب کرے گا: اے اہل جنت! تو وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں، ہم مستعد ہیں، ساری بھلائی تیرے دونوں ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا: کیا تم خوش ہوگئے ہو؟ تو وہ جواب دیں گے کہ ہمیں کیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں، جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کر دیا ہے جو اپنی مخلوق میں کسی کو عطا نہیں کیا؟ رب تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں تمھیں ان سے افضل نعمت عطا نہ کروں؟ جنتی کہیں گے: اے ہمارے رب! ان نعمتوں سے افضل اور کون سی چیز ہوسکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (وہ نعمت میری رضا مندی ہے) اب میں تم پر اپنی رضا مندی اتارتا ہوں، اس کے بعد تم پر کبھی غصے نہ ہوں گا۔''

جنتی لوگوں کی ہر خواہش پوری ہوگی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ اَكْوَابٍ ۚ وَ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَ تَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَ اَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝﴾

(الزخرف: 70 تا 73)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں داخل ہو جاؤ تم اور تمھاری بیویاں، تم خوش کیے جاؤ گے۔ ان کے گرد سونے کے تھال اور پیالے لے کر پھرا جائے گا اور اس میں وہ چیز ہوگی جس کی دل خواہش کریں گے اور آنکھیں لذت پائیں گی اور تم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اور یہی وہ جنت ہے جس کے تم وارث بنائے گئے ہو، اس کی وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے۔ تمھارے لیے اس میں بہت سے میوے ہیں، جن سے تم کھاتے ہو۔''

حدیث :13

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ: لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، فَأَسْرَعَ وَبَذَرَ فَتَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ وَتَكْوِيرُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: دُوْنَكَ يَا ابْنَ آدَمَ! فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا نَجِدُ هَذَا إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، فَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ بیان فرما رہے تھے...... اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک بادیہ نشین بھی بیٹھا ہوا تھا......: اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا ابھی تجھے وہ چیزیں ملی نہیں جو تو چاہتا ہے؟ بندہ عرض کرے گا: کیوں نہیں! لیکن میں پسند کرتا ہوں کہ کھیتی باڑی کروں (اسے اجازت مل جائے گی) تو وہ جلدی کرے گا، بیج بوئے گا اور پلک جھپکنے سے پہلے کھیتی اُگے گی، برابر ہوکر پک جائے گی، اس کی کٹائی ہوکر پہاڑوں جیسے ڈھیر لگ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ابن آدم! لے لے، یقیناً تیرا پیٹ کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ اس اعرابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ شخص قریشی یا انصاری

[1] صحيح البخاري، كتاب التوحيد، باب كلام الرب مع أهل الجنة، رقم الحديث: 7519.

ہی ہوگا، اس لیے کہ یہی لوگ زراعت پیشہ ہیں جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں، (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے۔''

جہنم سے نجات پانے والا آخری شخص

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴾ (آل عمران: 133)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا﴾ (مریم: 72)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر ہم ان لوگوں کو بچالیں گے جو ڈر گئے اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: آخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللّٰهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَتُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَّآئِهَا، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا،

فَيَقُولُ: لَا ، يَا رَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا ، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ ، لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّائِهَا ، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا ، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَّا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ فَيَقُولُ: لَعَلِّيْ إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا ، فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا ، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ ، لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا ، فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّآئِهَا ، ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنْ الْأُولَيَيْنِ ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْنِنِي مِنْ هٰذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَّآئِهَا ، لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا ، وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ ، لِأَنَّهُ يَرٰى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا ، فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا ، فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ! أَدْخِلْنِيهَا ، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِينِي مِنْكَ؟ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا؟ قَالَ: يَا رَبِّ! أَتَسْتَهْزِءُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ ...... فَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِءُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَآءُ قَادِرٌ)) [1]

”اور سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا شخص وہ ہوگا جو کبھی تو چلے گا، کبھی منہ کے بل گرے گا اور کبھی اسے آگ جلائے گی۔ جب وہ آگ سے گزر جائے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوکر کہے گا: بہت برکت والی ہے وہ ذات جس

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب آخر أهل النار خروجا، رقم الحديث: 187.

نے مجھے تجھ سے نجات دے دی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ چیز عنایت فرمائی جو اس نے اولین وآخرین میں سے کسی کو نہیں بخشی۔ پھر اس کے لیے ایک درخت بلند کر کے سامنے کر دیا جائے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے سایے سے سایہ حاصل کروں اور اس کے (نیچے موجود) پانی سے پانی پیوں۔ اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: اے ابن آدم! ممکن ہے کہ اگر میں تیری یہ خواہش پوری کر دوں تو تو مجھ سے اور مانگے۔ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! اور رب تعالیٰ سے عہد کرے گا کہ اس کے علاوہ وہ کچھ نہیں مانگے گا۔ رب تعالیٰ اسے معذور ہی سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھے گا جس پر اسے صبر نہیں ہو سکے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا تو یہ اس کے سایہ تلے بیٹھے گا اور اس کا پانی پیے گا۔ پھر اس کے سامنے ایک اور درخت بلند کر دیا جائے گا جو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہوگا تو یہ بندہ کہے گا: اے میرے رب! تو مجھے اس درخت کے قریب کر دے تاکہ میں اس کا پانی پیوں اور اس کے سایے میں بیٹھوں، اس کے علاوہ میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ رب تعالیٰ کہے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے مجھ سے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تو کچھ اور نہیں مانگے گا؟ پھر ارشاد فرمائے گا کہ اگر میں نے تجھے اس کے قریب کر دیا تو تو مجھ سے اور مانگ بیٹھے گا۔ اس پر وہ رب تعالیٰ سے عہد کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ اور نہیں مانگے گا اور اس کا رب اسے معذور سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھے گا جس پر وہ صبر نہیں کر سکے گا، لہٰذا اللہ تعالیٰ اسے اس کے قریب کر دے گا، چنانچہ وہ اس کے سایے میں بیٹھے گا اور اس کا پانی پیے گا۔ اس کے بعد اس کے سامنے جنت کے دروازے کے پاس ایک اور درخت نمودار کیا جائے گا جو پہلے دو درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ ابن آدم کہے گا: اے

میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس سے سایہ حاصل کروں اور اس کا پانی پیوں۔ اس کے بعد میں تجھ سے کچھ بھی نہیں مانگوں گا۔ جبکہ رب تعالیٰ اسے معذور ہی سمجھے گا کیونکہ وہ ایسی چیز دیکھ رہا ہوگا جس پر اسے صبر نہیں ہو سکے گا۔ رب تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کردے گا۔ جب اسے اس کے قریب کردے گا تو وہ اہل جنت کی آوازیں سنے گا۔ پھر کہے گا: اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کردے۔ اب اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! تیرا پیٹ کس چیز سے بھرے گا؟ کیا تو اس پر راضی ہے کہ میں تجھے دنیا اور اس کے مثل دے دوں؟ ابن آدم کہے گا: اے میرے رب! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے، حالانکہ تو رب العالمین ہے؟...... اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا ہوں بلکہ میں تو جو چاہوں اس کے کر گزرنے پر قادر ہوں۔''

شہداء کا مقام و مرتبہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴾ (آل عمران: 169)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور آپ ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کر دیے گئے، ہرگز مردہ گمان نہ کریں، بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس رزق دیے جاتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: 154)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اور ان کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے جائیں، مردے مت کہو، بلکہ زندہ ہیں

اور لیکن تم نہیں سمجھتے۔''

حدیث:15

((وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ [هُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ] عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ (آل عمران: 169) قَالَ: اَمَا اِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: اَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ، لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ، ثُمَّ تَأْوِي اِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي؟ وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ اَنْ يُسْاَلُوا، قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا.)) [1]

''اور جناب مسروق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا: ﴿وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ (آل عمران: 169) ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی دیے جاتے ہیں۔'' تو انھوں نے کہا: ہم نے اس کے بارے میں (اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے) سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، باب بيان أن أرواح الشهداء في الجنة......، رقم الحديث: 1887.

تھا: ان کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہیں، ان کے لیے عرش سے لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں، جنت میں جہاں چاہیں پھرتی ہیں، پھر دوبارہ انھیں قنادیل کی جانب واپس آ جاتی ہیں۔ ایک مرتبہ ان کے رب نے انھیں جھانک کر دیکھا اور ارشاد فرمایا: کیا کچھ اور چاہتے ہو؟ تو وہ شہداء بولے: ہمیں اور کیا چاہیے؟ جہاں چاہیں جنت میں گھومتے پھرتے ہیں۔ یہ سوال اللہ نے ان سے تین بار کیا، جب انھوں نے دیکھا کہ وہ سوال کیے بغیر نہیں چھوڑے جائیں گے تو بولے: اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحیں ہمارے اجساد میں لوٹا دے تاکہ ہم دوبارہ تیرے راستے میں قتل ہوں۔ جب اللہ نے دیکھا کہ انھیں کوئی حاجت نہیں ہے تو انھیں چھوڑ دیا گیا۔''

اہل جنت اور اہل جہنم کی صفات کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝﴾ (البقرۃ: 38، 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پھر اگر کبھی تمھارے پاس میری طرف سے واقعی کوئی ہدایت آ جائے تو جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا سو ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اور جنھوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہ لوگ آگ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

حدیث: 16

((وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ خُطْبَتِهِ: اَلَا اِنَّ رَبِّيْ اَمَرَنِيْ اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا

جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا: كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ، وَإِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ، وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا أَحْلَلْتُ لَهُمْ، وَأَمَرَتْهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا، وَإِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقَتَهُمْ، عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ، إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَقَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِأَبْتَلِيَكَ وَأَبْتَلِيَ بِكَ، وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ، تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ، وَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ: رَبِّ! إِذًا يَثْلَغُوا رَأْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً، قَالَ: اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ، وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَأَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ، وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ، وَقَاتِلْ بِمَنْ أَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ، قَالَ: وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ: ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ، وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ، وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ۔ قَالَ: وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ: الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ، الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْتَغُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا، وَالْخَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفٰى لَهُ طَمَعٌ۔ وَإِنْ دَقَّ۔ إِلَّا خَانَهُ، وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ . وَذَكَرَ الْبُخْلَ أَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ: الْفَحَّاشُ .)) [1]

”اور سیدنا عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن

[1] صحيح مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا أهل الجنة والنار، رقم الحديث :2865.

اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تمھیں وہ باتیں سکھلاؤں جو تمھیں معلوم نہیں اور مجھے میرے رب نے سکھائی ہیں۔ میں جو مال اپنے بندوں کو دوں وہ حلال ہے اور بلاشبہ میں نے اپنے تمام بندوں کو حنیف (ہدایت کی قابلیت پر) پیدا کیا ہے، پھر ان کے پاس شیاطین آئے اور انھیں ان کے دین سے ہٹالیا اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں انھیں حرام قرار دیا اور انھیں حکم دیا کہ میرے ساتھ اسے شریک ٹھہرائیں جس کے بارے میں میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری۔ اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کو دیکھا تو ان کے عرب وعجم تمام پر غصے ہوا سوائے بقیہ اہل کتاب کے (جو توحید پر قائم تھے) اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں نے آپ کو اس لیے بھیجا کہ آپ کو آزماؤں اور آپ کے ذریعے سے (اوروں کو) آزماؤں۔ میں نے آپ پر ایسی کتاب نازل کی ہے جسے پانی نہیں دھو سکتا، آپ اسے سوتے میں اور بیداری میں پڑھیں گے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں قریش کو جلا ڈالوں۔ تو میں نے کہا: اے میرے رب! تب تو وہ میرا سر توڑ ڈالیں گے اور اسے روٹی کی طرح چھوڑ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انھیں نکال دیں جس طرح انھوں نے آپ کو نکالا اور ان کے خلاف غزوہ کریں ہم آپ کی مدد کریں گے اور خرچ کریں عنقریب ہم آپ پر خرچ کریں گے۔ آپ لشکر بھیجیں ہم اس کے مثل پانچ گنا بھیج دیں گے اور اپنے اطاعت گزار ساتھیوں کو لے کر ان لوگوں سے لڑائی کریں جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں اور فرمایا: اہل جنت کی تین قسمیں ہیں: ① انصاف کرنے والا بادشاہ جو خیرات کرتا ہے اور توفیق یافتہ ہے۔ ② مہربان اور ہر رشتہ دار اور مسلمان کے لیے نرم دل شخص ③ پاک دامن، سوال سے بچنے والا، عیال دار شخص۔ اور فرمایا: اہل جہنم کی پانچ قسمیں

ہیں: ① کمزور شخص جسے (حلال وحرام کی) کوئی تمیز نہیں جو تم میں تابعدار ہیں جو نہ اہل چاہتے ہیں اور نہ مال۔ ② وہ خائن جس کا لالچ چھپ نہیں سکتا اور کوئی چیز تھوڑی ہی کیوں نہ ہو وہ اس میں خیانت کر دیتا ہے۔ ③ وہ شخص جو صبح و شام آپ کو آپ کے اہل و مال کے بارے میں دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ ④ اور آپ نے بخل یا جھوٹ (والے) کا بھی ذکر کیا اور گالیاں بکنے والا ⑤ اور فحش گو کا بھی (کہ یہ سب دوزخی ہیں) ذکر فرمایا۔''

جنت اور جہنم کا مکالمہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ الَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۚ﴿۱۵۶﴾﴾ (الاعراف: 156)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تو ہمارے لیے اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی لکھ دے، بے شک ہم نے تیری ہی طرف رجوع کیا ہے۔ اللہ نے کہا: میں جسے چاہتا ہوں اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے، چنانچہ جلد ہی میں اس (رحمت) کو ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکاۃ دیتے ہیں اور (ان کے لیے بھی) جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ۚ﴿۳۲﴾ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ۙ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ

ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿٣٥﴾

(ق: 30-35)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گئی؟ اور وہ کہے گی کیا کچھ مزید ہے؟ اور جنت پر ہیز گاروں کے لیے قریب کر دی جائے گی، جو کچھ دور نہ ہوگی ۔ یہ ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہر اس شخص کے لیے جو بہت رجوع والا، خوب حفاظت کرنے والا ہو۔ جو رحمان سے بغیر دیکھے ڈر گیا اور رجوع کرنے والا دل لے کر آیا۔ اس میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہی ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔ ان کے لیے جو کچھ وہ چاہیں گے اس میں ہوگا اور ہمارے پاس مزید بھی ہے۔''

حدیث: 17

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي لَا يَدْخُلُنِي إِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ؟ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكِ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي، وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ: فَلَا تَمْتَلِئُ حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولُ: قَطْ قَطْ، فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَلَا يَظْلِمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الْجَنَّةُ: فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا.)) [1]

---

[1] صحيح البخاری، كتاب التفسير، باب قوله: ﴿وتقول هل من مزيد﴾، رقم الحديث :4850، صحيح مسلم، كتاب الجنة ونعيمها، باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء، رقم الحديث :2846.

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت اور جہنم (آگ) کے درمیان مناظرہ ہوا تو جہنم نے کہا: مجھے متکبروں اور جابروں کے ذریعے ترجیح دی گئی ہے۔ جنت بولی: کیا بات ہے کہ میرے اندر کمزور، معمولی اور گھٹیا قسم کے لوگ ہی آتے ہیں؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں تیرے ذریعے سے رحمت کرتا ہوں۔ اور دوزخ سے کہا: تو میرا عذاب ہے، میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں تیرے ذریعے سے عذاب دیتا ہوں اور ان میں سے ہر ایک کو بھرنے کا پورا سامان ملے گا، دوزخ اس وقت تک نہ بھرے گی جب تک اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے، اس وقت وہ کہے گی: بس بس، بس اور اس وقت وہ بھرے گی اور اس کا بعض (حصہ) سمٹ کر بعض سے لگ جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جنت کو بھرنے کے لیے اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق پیدا فرما دے گا۔''

دنیا اور آخرت کی حقیقت؟

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۗ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا﴾ (النساء : 77)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے دنیا کا سامان بہت تھوڑا ہے اور آخرت اس کے لیے بہتر ہے جو متقی بنے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

حدیث: 18

((وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: يُؤْتَى بِأَشَدِّ النَّاسِ

كَـانَ بَــلَاءً فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ: اصْبُغُوْهُ صَبْغَةً فِي الْـجَـنَّةِ ، فَيُـصْبَغُ فِيْهَا صَبْغَةً ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَاابْنَ آدَمَ! هَـلْ رَأَيْـتَ بُـؤْسًا قَطُّ أَوْ شَيْئًا تَكْرَهُهُ؟ فَيَقُوْلُ: لَا ، وَعِزَّتِكَ! مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ قَطُّ ، ثُمَّ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ النَّاسِ كَانَ فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْـلِ الـنَّارِ فَيَقُوْلُ: اصْبُغُوْهُ فِيْهَا صَبْغَةً ، فَيَقُوْلُ: يَاابْنَ آدَمَ! هَلْ رَأَيْـتَ خَيْـرًا قَـطُّ ، قُرَّةَ عَيْنٍ قَطُّ؟ فَيَقُوْلُ: لَا وَعِزَّتِكَ! مَا رَأَيْتُ خَيْرًا قَطُّ وَلَا قُرَّةَ عَيْنٍ قَطُّ .)) [1]

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں تمام لوگوں سے زیادہ مصیبتوں اور سختیوں میں مبتلا رہا۔ رب تعالیٰ (فرشتوں سے) کہے گا: اسے جنت میں ایک غوطہ دے دو، تو فرشتے اسے جنت میں ایک غوطہ دے دیں گے۔ پھر اللہ عزوجل کہے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی سختی یا ناپسندیدہ چیز دیکھی ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! میں نے کبھی کوئی ناپسندیدہ چیز نہیں دیکھی۔ پھر اہل دوزخ میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں تمام لوگوں سے زیادہ نعمتوں اور آسائشوں والا ہوگا۔ رب تعالیٰ (فرشتوں سے) کہے گا: اسے جہنم میں ایک غوطہ دے دو۔ (غوطہ دیے جانے کے بعد) اللہ تعالیٰ پوچھے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے اور کبھی تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوئی ہیں۔ وہ کہے گا: تیری عزت کی قسم! میں نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی نہ کبھی میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔''

---

[1] مسند أحمد: 253/3، 254، صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين، باب صبغ أنعم أهل الدنيا......، رقم الحديث: 2807.

جنت میں دیدارِ الٰہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾﴾

(القیامة: 22، 23)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس دن کئی چہرے تروتازہ ہوں گے۔ اپنے رب کی طرف دیکھنے والے۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ هَلْ تُضَآرُّونَ فِی رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِی الظَّهِيرَةِ، لَيْسَتْ فِی سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّونَ فِی رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ فِی سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ! لَا تُضَارُّونَ فِی رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَآرُّونَ فِی رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا، قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ: اَیْ فُلْ! اَلَمْ اُكْرِمْكَ، وَاُسَوِّدْكَ، وَاُزَوِّجْكَ، وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ، وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى، قَالَ: فَيَقُولُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: فَاِنِّی اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِی، ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِیَ فَيَقُولُ: اَیْ فُلْ! اَلَمْ اُكْرِمْكَ، وَاُسَوِّدْكَ، وَاُزَوِّجْكَ، وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ، وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ؟ فَيَقُولُ: بَلٰى، اَیْ رَبِّ! فَيَقُولُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِيَّ؟ قَالَ: فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: اِنِّی اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِی، ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَيَقُولُ: يَارَبِّ! آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ

وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ، وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ، فَيَقُولُ: هٰهُنَا إِذًا. قَالَ: ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ، وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ: مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ؟ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ، وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ: انْطِقِي، فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ، بِعَمَلِهِ، وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ، وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللّٰهُ عَلَيْهِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم دوپہر کو ایسی حالت میں سورج کے دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو جب کہ بادل نہ ہوں؟ عرض کی: جی نہیں۔ فرمایا: کیا تم چودھویں رات کے چاند کو اس حالت میں دیکھنے میں دقت محسوس کرتے ہو جب کہ بادل نہ ہوں؟ عرض کی: جی نہیں، فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اپنے رب کے دیکھنے میں صرف اتنی تکلیف برداشت کرو گے جتنی ان دونوں میں سے کسی ایک کو دیکھنے میں محسوس کرتے ہو، فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے سے ملے گا اور فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تیرا اکرام نہ کیا تھا؟ سرداری اور سیادت و قیادت عطا نہ کی تھی؟ شادی نہ کرائی تھی؟ تیرے لیے گھوڑے اونٹ مسخر نہ کیے تھے؟ تجھے سردار نہ بنایا تھا؟ اور دنیا میں مقام و منزلت اور عیش و عشرت کی زندگی عطا نہ کی تھی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تو نے یہ یقین کیا تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ وہ کہے گا: نہیں، تو

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذهد، باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، رقم الحديث: 2968.

اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں بھی تجھے ایسے ہی بھلا دوں گا جیسے تو مجھ کو بھولا تھا، پھر دوسرے بندے سے ملے گا اور فرمائے گا: اے فلاں! کیا میں نے تیرا اکرام نہ کیا تھا؟ تجھے سیادت عطا نہ کی تھی؟ تیرے لیے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہ کیے تھے؟ اور تجھے سرداری عطا نہ کی تھی؟ اور دنیا میں وقعت و منزلت نہ دی تھی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں، اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے یہ یقین تھا کہ تو مجھ سے ملنے والا ہے؟ وہ کہے گا: جی نہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں بھی تجھے اسی طرح بھلا دوں گا جس طرح تو مجھے بھول گیا تھا، پھر تیسرے سے ملے گا اور اس سے بھی اسی طرح فرمائے گا، وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھ پر، تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا اور میں نے نمازیں پڑھیں، روزے رکھے اور صدقہ خیرات کی اور جتنی تعریف کر سکے گا کرے گا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: بس اب ذرا صبر کر۔ فرمایا: پھر اس سے کہا جائے گا: ابھی ہم تیرے خلاف اپنا گواہ پیش کرتے ہیں، وہ دل میں سوچے گا کہ میرے خلاف کون گواہی دے گا؟ پھر اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی، اور اس کی ران، گوشت اور ہڈیوں سے کہا جائے گا: بولو، چنانچہ اس کی ران، اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال اور کرتوت بتائیں گے، یہ اس لیے ہوگا کہ اس پر اتمام حجت ہو جائے۔ یہ منافق ہوگا اور یہ وہ شخص ہوگا جس سے اللہ جل شانہ ناراض ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴾

(الاحزاب: 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کو یاد کرو، بہت یاد کرنا۔''

حدیث :20

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: صَدَقَ عَبْدِي . لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ . وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ . قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي . لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي . وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ . قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي . لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا شَرِيكَ لِي . وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ . قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي . لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ . وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ . قَالَ: صَدَقَ عَبْدِي . لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما دونوں گواہی دے کر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشادفرمایا: جب بندہ کہتا ہے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ'' تو اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میں ہی (سچا) معبود ہوں، میں ہی سب سے بڑا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ'' تو اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، واقعی میرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، میں اکیلا ہوں۔ اور جب بندہ کہتا ہے: ''لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ'' تو اللہ ارشادفرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا،

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل لا إله إلا الله، رقم الحديث: 3794، سنن الترمذي، كتاب الدعوات، باب ما جاء ما يقول العبد إذا مرض، رقم الحديث: 3430۔ صحيح ابن حبان، رقم الحديث: 851۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

میرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، میں ہی معبود ہوں، میرا کوئی شریک نہیں۔
اور جب بندہ کہتا ہے: "لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، واقعی میرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، میرے لیے ہی بادشاہت اور ہر قسم کی تعریف ہے اور جب بندہ کہتا ہے: "لَا إِلَـهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا، میرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، میرے سوا کوئی گناہ سے نہیں روک سکتا اور نہ کوئی میرے سوا نیکی کرنے کی قوت ہی دے سکتا ہے۔"

مجالسِ ذکر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَ الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىِٕمِیْنَ وَ الصّٰٓىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحٰفِظٰتِ وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ۝۳۵﴾ (الاحزاب: 35)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا

بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ، قَالَ: فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ عَزَّوَجَلَّ۔ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ۔ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: تَقُولُ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ . قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا ، وَاللّٰهِ! مَا رَأَوْكَ . قَالَ: فَيَقُولُ: كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا، وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا . قَالَ: يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوْا: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ . قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا رَأَوْهَا . قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا، وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً . قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ . قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا ، وَاللّٰهِ يَا رَبِّ! مَا رَأَوْهَا . قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا، وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً . قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ . قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ إِنَّمَا جَاءَ

لِحَاجَةٍ . قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں اور پھر جب ایسی کسی قوم کو پاتے ہیں جو اللہ کا ذکر کر رہی ہو تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں: اپنے مقصد کی طرف آجاؤ (تمہارا مطلوب یہاں ہے) پھر وہ فرشتے ان ذکر کرنے والوں کو زمین سے آسمان تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ ان فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی، حمد وثنا اور کبریائی بیان کر رہے تھے ("سبحان اللّٰہ"، "الحمد للّٰہ"، "اللّٰہ اکبر" وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔) اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں، واللہ! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے: ذرا بتلاؤ تو اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری اور زیادہ عبادت کرتے اور زیادہ پاکیزگی اور حمد وثنا بیان کرتے اور کثرت سے تیری تسبیح بیان کرتے۔ پھر اللہ پوچھتا ہے: وہ مجھ سے کیا چیز مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ تجھ سے جنت طلب کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: نہیں اے ہمارے رب، انہوں نے اسے نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

[1] صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللّٰہ عزوجل، رقم الحدیث: 6408، صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجالس الذکر، رقم الحدیث: 2689.

فرمایا: رب پوچھتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اور زیادہ اس جنت کے حریص ہوتے، انہیں اس کی طلب اور خواہش و رغبت اور زیادہ ہوجاتی۔ پھر پوچھتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے۔فرشتے کہتے ہیں: آگ سے،تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں، واللہ اے رب! انہوں نے اسے بالکل نہیں دیکھا۔ اللہ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیتے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے اور زیادہ بھاگتے اور اس سے مزید خوف کھاتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت کردی ہے۔ ایک فرشتہ عرض کرے گا: ان لوگوں میں فلاں شخص ہے، وہ ان میں سے نہیں وہ تو اپنی کسی حاجت کی وجہ سے یہاں آیا تھا (کیا اس کی بھی مغفرت ہوگئی؟) اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: یہ ایسے ہم نشین ہیں کہ ان کے پاس ویسے بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔''

توبہ کی قبولیت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳۵﴾ (آل عمران: 135)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کر گزرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے، پھر اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون گناہوں کو بخشتا ہے؟ اور وہ اپنے کیے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔''

حدیث :22

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا ـ وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا ـ فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ ذَنْبًا ـ وَرُبَّمَا قَالَ أَصَبْتُ ـ فَاغْفِرْ لِی ، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِی أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِی . ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا ـ أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا ـ فَقَالَ: رَبِّ! أَذْنَبْتُ ـ أَوْ أَصَبْتُ ـ آخَرَ فَاغْفِرْهُ ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِی أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِی . ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا ـ وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا ـ فَقَالَ: رَبِّ! أَصَبْتُ ـ أَوْ قَالَ: أَذْنَبْتُ ـ آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِی ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِی أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِی ، ثَلَاثًا ـ فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک شخص سے گناہ سرزد ہوگیا، اس نے کہا: میرے رب! میں نے ایک گناہ کرلیا ہے، لہٰذا میری مغفرت فرما، اس کے رب نے کہا: کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اس پر گرفت بھی کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی، پھر جب تک اللہ چاہے وہ ٹھیک ٹھیک رہتا ہے، پھر ایک اور گناہ کرلیتا ہے اور کہتا ہے: اے میرے رب! مجھ سے گناہ سرزد ہوگیا، لہٰذا اسے معاف فرما، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میرے

---

[1] صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالٰی: ﴿يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللّٰهِ﴾، رقم الحدیث: 7507، صحیح مسلم، کتاب التوبة، باب قبول التوبة من الذنوب......، رقم الحدیث: 2758.

بندے نے یہ جان لیا کہ اس کے گناہ معاف کرنے والا اور اس پر مواخذہ کرنے والا ایک رب موجود ہے؟ میں نے اپنے بندے کی مغفرت کردی، پھر جتنا عرصہ اللہ چاہے گناہ سے باز رہتا ہے پھر گناہ کا ارتکاب کرلیتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے رب! میں پھر گناہ کا ارتکاب کر بیٹھا ہوں مجھے معاف کردے تو اللہ کہتا ہے: کیا میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے، میں نے اپنے بندے کی (تیسری مرتبہ بھی) مغفرت کردی، تین مرتبہ یہ فرمایا، اس لیے وہ جو چاہے کرے۔"

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے محبت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۚ﴾ (آل عمران: 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "وہ لوگ جو خوشی اور سختی کے موقع پر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔ اور اللہ نیکو کاروں کو پسند کرتا ہے۔"

حدیث: 23

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ، فَقَالَ: اِنِّي اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ، قَالَ: فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَآءِ، قَالَ: ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ، وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُوْلُ: اِنِّي اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ: فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ يُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَآءِ:

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ فُلَانًا فَأَبْغِضُوْہُ ، قَالَ: فَیُبْغِضُوْنَہٗ ثُمَّ تُوضَعُ لَہُ الْبَغْضَآءُ فِی الْاَرْضِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل (علیہ السلام) کو بلا کر کہتا ہے: میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان والوں میں آواز لگاتے ہوئے کہتے ہیں: فلاں شخص سے اللہ محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس کے لیے زمین میں بھی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی سے بغض (دشمنی و عداوت) رکھے تو جبریل کو بلاتا ہے اور کہتا ہے: بے شک میں فلاں بندے سے بغض رکھتا ہوں، لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، چنانچہ جبریل (علیہ السلام) اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں آواز لگاتے ہیں: اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، چنانچہ وہ اس سے بغض رکھتے ہیں، پھر زمین میں اس کے لیے بغض رکھ دیا جاتا ہے۔''

لاچار کی مدد کرنے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۝ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ ﴾ (البلد : 12 تا 18)

[1] صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب إذا أحب اللّٰه عبدا......، رقم الحدیث : 2637.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تجھے کس چیز نے معلوم کروایا کہ وہ مشکل گھاٹی کیا ہے؟ (وہ) گردن چھڑانا ہے۔ یا کسی بھوک والے دن میں کھانا کھلانا ہے۔ کسی قرابت والے یتیم کو۔ پھر (یہ کہ) ہو وہ ان لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور جنھوں نے ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی وصیت کی۔ یہی لوگ دائیں ہاتھ والے ہیں۔''

حدیث :24

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: يَاابْنَ آدَمَ! مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ اَعُودُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ، فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَا رَبِّ! وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ اَسْقِيكَ؟ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ، فَلَمْ تَسْقِهِ، اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے انسان! میں بیمار ہوا تھا مگر تو نے میری

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب فضل عيادة المريض، رقم الحديث: 2569.

عیادت نہ کی۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے میں تیری عبادت کیسے کرتا؟ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے مگر پھر بھی تو نے اس کی عیادت نہ کی، تجھے پتہ نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہیں پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو تو رب العالمین ہے، میں تجھے کس طرح کھلاتا؟ تو اللہ فرمائے گا: تجھے پتہ نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے کھانے کو نہ دیا، کیا تجھے پتہ نہیں تھا کہ اگر تو اسے کھلا دیتا تو میرے پاس اس کا اجر وثواب پاتا؟ اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پینے کو مانگا لیکن تو نے مجھے پلایا نہیں، وہ عرض کرے گا کہ اے میرے رب! تو تو جہانوں کا رب ہے میں تجھے کیسے پلاتا؟ تو اللہ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پینے کو مانگا تھا لیکن تو نے اسے نہ پلایا، سن لے اگر تو اس کو پلا دیتا تو اس کا اجر وثواب میرے پاس پاتا۔''

تنگ دست کو مہلت دینے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَ يُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾ (البقرة: 271)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم ظاہر کر کے صدقات دو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر تم اسے چھپا کر فقیروں کو دو تو وہ تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے، وہ (اللہ) تم سے تمھارے گناہ دور کر دے گا، اور تم جو بھی عمل کرتے ہو اللہ اس کی خوب خبر رکھتا ہے۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ أَبِی مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: حُوسِبَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ مُوسِرًا، فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ، تَجَاوَزُوا عَنْهُ.)) [1]

''اور سیّدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے کے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کی کوئی نیکی نہ پائی گئی، مگر وہ لوگوں سے معاملات (لین دین) کیا کرتا تھا، وہ مالدار تھا، وہ اپنے نوکروں کو حکم دیا کرتا تھا کہ تنگدست سے درگزر کریں، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ہم درگزر کرنے کے اس سے زیادہ حق دار ہیں، اس سے درگزر کرو۔''

اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝﴾ (الدھر: 8، 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو۔ (اور کہتے ہیں) ہم تو صرف اللہ کے چہرے کی خاطر تمھیں کھلاتے ہیں، نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔''

حدیث: 26

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ

[1] صحیح مسلم، کتاب البیوع، باب فضل إنظار المعسر......، رقم الحدیث: 1561.

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ: أَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلَالِي ، الْيَوْمَ أُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي .)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرتے تھے؟ آج میں ایسے دن میں انہیں اپنے سایے میں رکھوں گا جس دن میرے سایے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں۔''

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴾ (الحديد : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کون ہے وہ جو اللہ کو قرض دے، اچھا قرض، تو وہ اسے اس کے لیے کئی گنا کر دے اور اس کے لیے باعزت اجر ہو۔''

حدیث: 27

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا ابْنَ آدَمَ! أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ .)) ❷

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تو خرچ کرتا رہ، میں تجھ پر خرچ کرتا رہوں گا۔''

❶ صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب فضل الحب في اللّٰه تعالىٰ : ، رقم الحديث : 2566.

❷ صحيح البخارى ، كتاب التفسير ، باب قوله: ﴿وكان عرشه على الماء﴾ ، رقم الحديث : 4684ـ صحيح مسلم ، كتاب الزكاة ، باب الحث على النفقة وتبشير المنفق بالخلف ، رقم الحديث : 993.

روزِ قیامت حساب وکتاب ہوگا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىِٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝۱۳ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ؕ كَفٰی بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا ۝۱۴ ﴾ (بنی اسرائیل : 13، 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہر انسان کو، ہم نے اسے اس کا نصیب اس کی گردن میں لازم کر دیا ہے اور قیامت کے دن ہم اس کے لیے ایک کتاب نکالیں گے، جسے وہ کھولی ہوئی پائے گا۔ اپنی کتاب پڑھ، آج تو خود اپنے آپ پر بطور محاسب کافی ہے۔''

حدیث: 28

((وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَجَاءَهُ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ، وَلَا تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.)) [1]

[1] صحيح البخارى، كتاب الزكاة، باب الصدقة، قبل الرد، رقم الحديث: 1413.

''اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ دو آدمی آپ کے پاس آئے، ان میں سے ایک آدمی فقر و فاقہ کی شکایت کر رہا تھا اور دوسرا ڈاکے کے خوف کی، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک ڈاکے کا تعلق ہے تو یاد رکھو تم پر تھوڑا ہی عرصہ گزرے گا کہ تم دیکھو گے کہ قافلہ مکہ سے بغیر محافظ کے نکلے گا (اور منزل پر پہنچے گا) اور رہا فقر و فاقہ تو یاد رکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک وہ وقت نہ آ جائے کہ تم میں سے ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے لیکن اسے قبول کرنے والا نہ ملے، پھر تم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا، اس کے اور اللہ کے درمیان نہ کوئی حجاب ہوگا اور نہ کوئی ترجمانی کرنے والا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال عطا نہیں کیا تھا؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں! پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیا میں نے تمہاری طرف رسول نہیں بھیجے تھے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں! پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا اور آگ کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا، پھر اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو بھی آگ ہی آگ دیکھے گا، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ آگ سے بچے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی کے ذریعے سے کیوں نہ ہو، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر اچھی بات ہی کے ذریعے جہنم سے بچے۔''

قبولیتِ دعا کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۠﴾ (المؤمن: 60)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تمھارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمھاری دعا قبول کروں گا۔ بے شک وہ لوگ جو میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

حدیث: 29

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ؟)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر رات کو جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو ہمارا رب تبارک وتعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اترتا ہے اور فرماتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے کہ میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے کہ میں اس کی مغفرت کردوں؟''

نمازِ فجر وعصر کی فرضیت وفضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ؕ لَىِٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝۱۲ ﴾ (المائدة: 12)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بے شک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا، اور ہم نے ان میں سے بارہ سردار مقرر کیے تھے، اور اللہ نے کہا: بے شک میں

[1] صحيح البخاری، كتاب التهجد، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل، رقم الحديث: 1145، صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الترغيب في الدعاء والذكر……، رقم الحديث: 758.

تمھارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم کرو گے، اور زکاۃ ادا کرو گے، اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرتے رہو گے، اور اللہ کو اچھا قرض دو گے، تو میں ضرور تم سے تمھاری برائیاں دور کر دوں گا، اور ضرور تمھیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، پھر اس کے بعد جس نے کفر کیا تو یقیناً وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔''

حدیث: 30

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ ـ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ ـ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس رات کو اور دن کو ملائکہ باری باری آتے جاتے ہیں اور وہ صبح اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ ملائکہ جو تم میں رات گزار کر گئے ہوتے ہیں وہ اوپر آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ اللہ ان سے پوچھتا ہے...... حالانکہ اسے ان کا خوب پتہ ہوتا ہے......: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ کہتے ہیں: ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے پاس (صبح) گئے تھے تو بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔''

[1] صحيح البخاري، كتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر، رقم الحديث: 555، صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما، رقم الحديث: 632.

سورۂ فاتحہ کی صورت میں اللہ اور بندے کا مکالمہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّنِیْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ﴾ (طٰهٰ: 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، چنانچہ تو میری ہی عبادت کر اور میری یاد کے لیے نماز قائم کر۔''

حدیث: 31

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِی نِصْفَیْنِ، وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِی عَبْدِی، وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَیَّ عَبْدِی، وَإِذَا قَالَ: ﴿مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِی عَبْدِی ۔وَقَالَ مَرَّةً: فَوَّضَ إِلَیَّ عَبْدِی۔ فَإِذَا قَالَ: ﴿اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ﴾ قَالَ: هٰذَا بَیْنِی وَبَیْنَ عَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ قَالَ: هٰذَا لِعَبْدِی وَلِعَبْدِی مَا سَأَلَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے نماز (سورۂ فاتحہ) کو اپنے اور اپنے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في کل رکعة……، رقم الحدیث: 395.

بندے کے درمیان آدھا، آدھا تقسیم کیا ہے، میرے بندے کے لیے وہ ہے جس کا وہ مجھ سے سوال کرے، پھر جب بندہ کہتا ہے: ﴿اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ﴾ تو اللہ کہتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ﴾ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی، جب بندہ کہتا ہے: ﴿مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ﴾ تو اللہ کہتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور ایک مرتبہ فرمایا: میرے بندے نے سارا اختیار مجھے سونپ دیا، جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ﴾ تو اللہ کہتا ہے: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جو وہ مجھ سے مانگے، جب بندہ کہتا ہے: ﴿اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کو وہ ملے گا جس کا اس نے مجھے سوال کیا۔"

صلہ رحمی کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَ بَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا ۝﴾ (النساء: 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں سے بھی، بے شک اللہ ہمیشہ تم پر پورا نگہبان ہے۔"

حدیث :32

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ. قَالَ: نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ: فَهُوَ لَكِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، جب اس کی تخلیق سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے کہا: یہ اس شخص کا مقام ہے جو قطع رحمی (رشتہ داری توڑنے) سے تیری پناہ چاہتا ہوں، فرمایا: ہاں، کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ جو تجھے ملائے (رشتہ داری جوڑے) میں اسے (اپنی رحمت سے) ملاؤں اور جو تجھے توڑے میں اسے توڑ دوں؟ عرض کی: کیوں نہیں اے رب! فرمایا: میں تم سے اس کا وعدہ کرتا ہوں۔''

کینہ اور بغض رکھنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝﴾ (البقرۃ: 204)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (اے نبی!) لوگوں میں کوئی تو ایسا ہے کہ آپ کو اس کی بات دنیا کی زندگی میں بہت بھلی لگتی ہے اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس پر وہ اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے، حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے۔''

---

[1] صحيح البخاری، كتاب الأدب، باب من وصل وصله الله، رقم الحديث: 5987، صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، وتحريم قطعيتها، رقم الحديث: 2554.

حدیث :33

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فِی كُلِّ الاثْنَيْنِ وَخَمِيْسٍ ، فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، اِلَّا الْمُتَشَاحِنَيْنِ ، يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمَلَائِكَةِ: ذَرُوْهُمَا حَتَّى يَصْطَلِحَا .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے ہر پیر اور جمعرات کو کھول دیے جاتے ہیں، پھر اللہ عزوجل ہر اس بندے کو معاف کر دیتا ہے جو اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہیں ٹھہراتا سوائے ان دو اشخاص کے جو آپس میں بغض و عداوت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرماتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کر لیں۔''

نبی اکرم ﷺ کی اپنی امت کے لیے دعا اور گریہ وزاری

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝١٢٨﴾ (التوبة : 128)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(لوگو!) یقیناً تمھارے پاس تمھی میں سے ایک رسول آ گیا ہے، اس پر تمھارا تکلیف میں مبتلا ہونا گراں (گزرتا) ہے، وہ تمھارے لیے (بھلائی کا) حریص ہے، مومنوں پر نہایت شفیق، بہت رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث :34

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلَا

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب النهي عن الشحناء، رقم الحديث : 2565۔ مسند أحمد: 268/2 .

قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِی إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ (ابراهيم : 36) وَقَالَ عِيسٰى عَلَيْهِ السَّلَام: ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ (المائدة : 118) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ! أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكٰى . فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَاسْأَلْهُ مَا يُبْكِيكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام، فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللّٰهُ: يَا جِبْرِيلُ! اذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ .)) [1]

''اور سیّدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۂ ابراہیم میں اللہ عزوجل کے اس فرمان کی تلاوت فرمائی: ﴿رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي﴾ ''اے میرے رب! بے شک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے تو جو شخص میری پیروی کرے گا تو وہ مجھ سے ہے۔'' اور عیسیٰ کا یہ قول: ﴿إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾ ''اگر تو ان کو سزا دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف فرمادے تو تو زبردست ہے، حکمت والا ہے۔'' بھی پڑھا تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: اے اللہ! میری امت، میری امت اور رو پڑے۔ اس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ...... حالانکہ تیرے رب کو خوب علم ہے...... اور ان سے

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم، رقم الحديث: 202.

پوچھو کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ (جبریل آئے) تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے رونے کی وجہ بتائی۔ جبکہ اللہ کو خوب علم ہے۔ تو اللہ عزوجل نے جبریل سے ارشاد فرمایا: محمد (ﷺ) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ یقیناً ہم آپ کو آپ کی امت کے متعلق خوش کریں گے، ناراض اور پریشان نہیں کریں گے۔''

بدعتی کا انجام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ﴾ (الصف : 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے، جب کہ اسے اسلام کی طرف بلایا جا رہا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث: 35

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، إِذْ اَغْفٰى إِغْفَائَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا، فَقُلْنَا: مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ، فَقَرَأَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ ﴾ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ؟ فَقُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ، عَلَيْهِ خَيْرٌ كَثِيرٌ، هُوَ حَوْضٌ تَرِدُ عَلَيْهِ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ، اٰنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ، فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ، فَأَقُولُ رَبِّ! إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي، فَيَقُولُ: مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَتْ بَعْدَكَ.)) [1]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال: البسملة آية من أول كل سورة سورة براءة، رقم الحديث: 400.

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے کہ اچانک آپ پر غنودگی سی طاری ہوگئی، پھر آپ نے مسکراتے ہوئے سر مبارک اٹھایا۔ ہم نے عرض کیا: آپ کیوں مسکرا رہے ہیں اے اللہ کے رسول؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی ابھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے، پھر آپ نے اس کی تلاوت کی: ﴿ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝٣ ﴾ ''اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان، بے حد رحم کرنے والا ہے۔ یقیناً ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا، سو اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں، یقیناً آپ کا دشمن بے نسل ہے۔'' پھر آپ نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ کوثر کیا چیز ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک نہر ہے جس کا وعدہ مجھ سے میرے رب عزوجل نے کیا ہے۔ اس میں بہت خیر ہے۔ یہ ایک حوض ہے جس سے پانی پینے کے لیے قیامت کے دن میرے امتی آئیں گے، اس کے برتنوں کی گنتی ستاروں کے برابر ہے۔ اس سے میری امت میں سے کسی شخص کو ہٹا لیا جائے گا تو میں کہوں گا: اے میرے رب! یہ میری امت میں سے ہے تو رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: آپ نہیں جانتے جو انہوں نے آپ کے بعد دین میں ایجاد کیا تھا۔''

اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی طاقت کے مطابق مکلف ٹھہراتا ہے

حدیث: 36

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ﴿ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٢٨٤﴾﴾ (البقرۃ : 284) قَالَ: فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلٰی اَصْحَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ بَرَكُوْا عَلَی الرُّكَبِ
فَقَالُوْا: اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيْقُ: الصَّلَاةُ
وَالصِّيَامُ وَالْجِهَادُ وَالصَّدَقَةُ ، وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا
نُطِيْقُهَا . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَتُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَ أَهْلُ
الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ: سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؟ بَلْ قُوْلُوْا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ، قَالُوْا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ، فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ ذَلَّتْ بِهَا اَلْسِنَتُهُمْ:
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي إِثْرِهَا: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط
كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف
وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٢٨٥﴾﴾ (البقرۃ : 285)
فَلَمَّا فَعَلُوْا ذٰلِكَ ، نَسَخَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ:
﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج﴾ قَالَ: نَعَمْ ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج﴾ قَالَ: نَعَمْ: ﴿وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة
اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرۃ : 286) قَالَ:
نَعَمْ .)) [1]

”اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت کریمہ اتری:

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان تجاوز اللّٰہ تعالي عن حدیث النفس......، رقم الحدیث: 125.

﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٨٤﴾ ''اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم اسے ظاہر کردو جو تمہارے دلوں میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا، پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔'' تو یہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر گراں گزری، چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی: اے اللہ کے رسول! ہم بعض ایسے اعمال کے مکلّف بنائے گئے ہیں جن کی ہم (واقعتاً) طاقت رکھتے ہیں، جیسے: نماز، روزہ، جہاد اور صدقہ اور اب آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے جبکہ ہم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ ایسی بات کہو جیسی تم سے پہلے دو کتابوں والوں نے کہی تھی کہ ہم نے سنا اور ہم نے نافرمانی کی۔ بلکہ تم (یہ) کہو: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہماری مغفرت فرما، اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف واپسی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ''ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہماری مغفرت فرما اے ہمارے رب! اور تیری ہی طرف واپسی ہے۔'' جب لوگوں نے یہ الفاظ پڑھے تو ان کی زبانوں سے روانی سے ادا ہونے لگے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝٢٨٥﴾ ''رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان لائے اس پر جو ان کی طرف نازل کیا گیا ان کے رب کی طرف سے اور اہل ایمان بھی، سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں

پر اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور انہوں نے کہا: ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، ہماری مغفرت فرما اے ہمارے رب! اور خاص تیری طرف واپسی ہے۔'' جب لوگوں نے یہ کام کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت ﴿ وَ اِنْ تُبْدُوْا ..... ﴾ کا حکم منسوخ کردیا اور یہ آیت نازل فرمائی : ﴿ لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ﴾ ''اللہ کسی نفس کو مکلّف نہیں بناتا مگر اس کی طاقت کے مطابق، اسی کے لیے ہے جو اس نے نیکی کمائی اور اسی پر ہے جو اس نے گناہ کمایا۔ اے ہمارے رب! تو ہمارا مواخذہ نہ کر اگر ہم بھول جائیں یا ہم خطا کر جائیں۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں (میں ایسا ہی کروں گا) ﴿ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ ﴾ ''اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں (میں ایسا ہی کروں گا) ﴿ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ ﴾ ''ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی طاقت ہم میں نہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہوگا) ﴿ وَ اعْفُ عَنَّا ۥ وَ اغْفِرْ لَنَا ۥ وَ ارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴾ ''اور ہم سے درگزر کر اور ہماری مغفرت فرما اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے تو کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔'' فرمایا: ہاں (ایسا ہی ہوگا)۔''

یومِ عرفہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَ اذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَ اِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿۱۹۸﴾ ﴾ (البقرۃ : 198)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم (حج کے دوران) اپنے رب کا فضل تلاش کرو، پھر جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر الحرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور تم اسے اس طرح یاد کرو جس طرح اس نے تمھیں ہدایت دی اور یقیناً اس سے پہلے تم گمراہوں میں سے تھے۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ عَائِشَةُ رضی اللہ عنہا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟)) [1]

''اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ،عرفہ کے دن سے زیادہ اور کسی دن اپنے بندوں کو دوزخ کی آگ سے چھٹکارا عطا نہیں فرماتا اور اللہ تعالیٰ (اس دن) بندوں کے قریب ہوجاتا ہے اور ان کی وجہ سے فرشتوں پر فخر فرماتے ہوئے پوچھتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟''

روزہ کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾

(البقرة : 184)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تمھارا روزہ رکھنا تمھارے لیے کہیں بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔''

حدیث: 38

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ: كُلُّ

[1] صحیح مسلم، كتاب الحج، باب فضل يوم عرفة، رقم الحديث: 1348.

عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ ، فَإِنَّهُ لِي ، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ ، فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ . وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ .)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ابن آدم کا ہر عمل اسی کے لیے ہے سوائے روزے کے، وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے، پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو وہ نہ بے ہودہ بات کہے اور نہ چلائے، اگر کوئی اس سے جھگڑے یا برا بھلا کہے تو کہہ دے: میں تو روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بُو، اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، جن کی بنا پر وہ خوشی اٹھاتا ہے، ایک تو جب روزہ افطار کرتا ہے تو اس کے افطار پر خوش ہوتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کی وجہ سے خوش ہوگا۔''

اللہ عزوجل کی برکات کا نظارہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ

[1] صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب هل يقول: إني صائم إذا شئتم، رقم الحديث: 1904، صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل الصيام، رقم الحديث: 1151.

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴾ (الانبیاء: 83، 84)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یاد کریں) ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے، اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ چنانچہ ہم نے اس کی دعا قبول کی اور جو بھی تکلیف اسے تھی، اس کو ہم نے دور کر دیا اور ہم نے اسے اس کے اہل وعیال بھی دیے اور اپنی طرف سے مہربانی کے لیے ان کے ساتھ اتنے ہی اور بھی عطا کیے، اور عبادت گزاروں کی نصیحت کے لیے۔''

حدیث: 39

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى، يَا رَبِّ! وَلٰكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایوب (علیہ السلام) برہنہ ہو کر نہا رہے تھے کہ اسی اثنا میں ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک ڈھیر گرا۔ وہ لپیں بھر بھر کے اسے اپنے کپڑے میں ڈالنے لگے تو رب تعالیٰ نے انھیں آواز دی: اے ایوب! کیا جو تو دیکھ رہا ہے میں نے تجھے اس سے مستغنی نہیں کیا؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، اے میرے رب! لیکن مجھے آپ کی برکت سے کوئی استغنا نہیں۔''

[1] صحیح البخاری، کتاب أحادیث الانبیاء، باب قول اللّٰه تعالٰی: ﴿وایوب اذ نادی ربه انی مسنی الضر وانت ارحم الرحمین﴾، رقم الحدیث: 3391.

تمام مخلوقات اللہ کی محتاج ہیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۫ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾﴾ (آل عمران : 26)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے: اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی دیتا ہے اور جس سے چاہے بادشاہی چھین لیتا ہے، اور تو ہی جسے چاہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے ذلت دیتا ہے۔ سب بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بے شک تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔''

حدیث :40

((وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیمَا رَوٰی عَنِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّہُ قَالَ: یَا عِبَادِی! اِنِّی حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِی، وَجَعَلْتُہُ بَیْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا، یَا عِبَادِی! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُہُ، فَاسْتَهْدُونِی اَهْدِكُمْ، یَا عِبَادِی! كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُہُ، فَاسْتَطْعِمُونِی اُطْعِمْكُمْ، یَا عِبَادِی! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُہُ، فَاسْتَكْسُونِی اَكْسُكُمْ، یَا عِبَادِی! اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیعًا، فَاسْتَغْفِرُونِی اَغْفِرْ لَكُمْ، یَا عِبَادِی! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّی فَتَضُرُّونِی، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِی فَتَنْفَعُونِی، یَا عِبَادِی! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِی مُلْكِی شَیْئًا، یَاعِبَادِی! لَوْ

اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، كَانُوا عَلَى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا ، يَا عِبَادِي! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُونِي ، فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ، يَا عِبَادِي! اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ ، اُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَّاهَا ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ .)) [1]

''اور سیّدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کرلیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے، اس لیے ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں ہدایت دوں، لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دے دوں گا، اے میرے بندو! تم میں سے ہر شخص بھوکا ہے مگر وہ جسے میں کھانے کو دے دوں، سو مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا دوں گا، اے میرے بندو! تم میں سے ہر کوئی ننگا ہے سوائے اس کے جسے میں لباس پہنا دوں، سو تم مجھ سے لباس مانگو، میں تمہیں لباس پہنا دوں گا، اے میرے بندو! تم سب دن رات غلطیاں کرتے ہو اور میں سارے گناہ معاف کرتا ہوں، لہٰذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں بخش دوں گا، اے میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانے پر قادر نہیں ہوسکتے کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ نفع پہنچانے پر قادر

[1] صحيح مسلم ، كتاب البر والصلة ، باب تحريم الظلم ، رقم الحديث : 2577 .

ہوسکتے ہو کہ نفع پہنچا سکو، اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر، انسان اور جن سب کے سب تم میں سے کسی ایک شخص کے متقی ترین دل کی طرح بن جائیں تب بھی میری حکومت و سلطنت میں اس سے کوئی اضافہ نہ ہوگا، اے میرے بندو! اگر تم میں سے اول و آخر، انسان اور جن سب کے سب کسی ایک شخص کے بدترین فاجر دل کی طرح بن جائیں تب بھی میری حکومت میں اس سے کمی نہ آئے گی، اے میرے بندو! اگر تم میں سے اول و آخر، جن و انس سب کے سب ایک جگہ کھڑے ہوکر مانگیں اور میں ہر شخص کو اس کی مطلوبہ چیزیں دے دوں، تب بھی میرے خزانے میں اس سے کمی نہ آئے گی، مگر جتنی سمندر میں اس سوئی سے آتی ہے جسے سمندر میں ڈال کر نکال لیا جائے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیے محفوظ رکھتا ہوں، پھر تمہیں اس کا پورا پورا بدلہ دوں گا، اس لیے جو نیکی پائے تو وہ اللہ کی حمد و ثنا کرے اور جو اس کے علاوہ، یعنی بداعمالیاں پائے تو وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔''

اللہ کا نام ہر چیز پر بھاری ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ﴾ (العنكبوت : 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے۔''

حدیث: 41

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا، كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظَلَمَكَ

كُتُبِى الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ، وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتْ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتْ الْبِطَاقَةُ، فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کے سامنے میری امت کے ایک آدمی کو نجات دے گا، چنانچہ اس کے سامنے ننانوے رجسٹر پھیلا دیے جائیں گے، ہر رجسٹر اتنا دراز ہوگا کہ جہاں تک نگاہ جاتی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس آدمی سے فرمائے گا: کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے ان فرشتوں نے جو حفاظت و کتابت کے لیے مقرر ہیں تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں، اے میرے رب! پھر ارشاد فرمائے گا: تو کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا: نہیں، اے میرے رب! تو رب تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: ہاں، ہاں کیوں نہیں! تیری ایک نیکی ہمارے پاس موجود ہے اور آج (قیامت) کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا، چنانچہ ایک پرچہ نکالا جائے گا

[1] سنن الترمذی، کتاب الإیمان، باب [ما جاء] فیمن یموت وهو یشهد أن لا إله إلّا اللّٰه، رقم الحدیث 2639، سنن ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ما یرجی من رحمة اللّٰه یوم القیامة، رقم الحدیث: 4300، مسند أحمد: 212/2، 213۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

جس میں لکھا ہوگا: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ" پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کا وزن کرانے کے لیے آ جاؤ، اس پر وہ آدمی عرض کرے گا: اے میرے رب! کہاں یہ چھوٹا سا پرچہ اور کہاں یہ اتنے بڑے بڑے رجسٹر، اس پرچے کی ان رجسٹروں کے سامنے کیا حیثیت ہے؟ اللہ عزوجل فرمائے گا: آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھ دیے جائیں گے اور وہ کلمے والا پرچہ دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا تو وہ تمام رجسٹر ہوا میں اڑنے لگیں گے اور یہ پرچہ بھاری ہو جائے گا اور اللہ کے نام کے سامنے کوئی چیز وزنی ہو ہی نہیں سکتی۔"

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

صفحہ نمبر	طرف الحدیث	نمبر شمار
14	مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا	1:
15	يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ	2:
16	اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَآءِ عَنِ الشِّرْكِ	3:
17	اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ	4:
19	سَبَقَتْ رَحْمَتِيْ غَضَبِي	5:
20	إِذَا أَرَادَ عَبْدِى أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ	6:
22	اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ! لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ	7:
22	أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَا سَلَفَ أَوْ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ	8:
24	بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِى مَعَ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما آخِذٌ بِيَدِهِ	9:
26	الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِى ، وَالْعَظَمَةُ إِزَارِى	10:
27	كَذَّبَنِى ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ	11:
28	إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ	12:
30	أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِى الزَّرْعِ	13:
31	آخِرُ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ ، فَهُوَ يَمْشِى مَرَّةً	14:
35	اَرْوَاحُهُمْ فِىْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ	15:
36	اَلَا اِنَّ رَبِّى اَمَرَنِى اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ	16:

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.